اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۸ — مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — عـہ ۱۱

ایضاً بیرونجات سے مع محصولڈاک — عـہ ۱۲

دو دو کاپیونسے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پرفی کاپی — عـہ ۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اے سب تھکے اور بوجھ سے دبے لوگو میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ متی ۱۱-۲۹ +

"میرے پاس آؤ" یہہ کیسی آواز ہی؟ دنیا کی تواریخ میں شروع سے آخر تک دیکھیں مختلف ملکوں اور قوموں کے مشاہیر کے حالات پڑھیں۔ مذہبی بانیوں؛ ولیوں اور رفارمروں کی کارروائیوں اور سرگذشتوں کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں البتہ بعض بڑے فاتحوں شجاعوں دولتمندوں پہلوانوں سخنوروں کا تذکرہ پا سکتے ہیں۔ لیکن کیا ہم کسی ایسے حلیم اور دل سے فروتن شخص کو جسکی یہہ آواز ہو "میرے پاس آؤ" علی العموم جہان کے تھکے اور بار گناہ سے دبے ہوئے لوگوں کو اس پرمحبت دعوت کا اعلان کرتے ہوئے پا سکتے ہیں؟ ہم نے تو بجز خداوند مسیح کے کبھی کسی کو ایسا کہتے ہرگز نہیں سُنا اور وہ کن کو اپنے پاس بلاتا ہی؟ کیا اُنکو جو اپنے کو راستباز سمجھے یا اُنہیں جو اپنے اعمال نیکو کی پر بخات یاب ہونیکے متوقع ہیں؟ نہیں بلکہ تھکے اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں کو بلاتا اور آرام دینے کا وعدہ کرتا ہی۔ اہل ہنود کے دیوی دیوتا صاف سُناتے کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی"۔ قرآن بصفائی تمام بتلاتا ہی لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ یعنی ایک بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھاویگا۔ لیکن انجیل میں ہم اس فروتن و خاکسار ناصری کو یہہ کہتا ہوا پاتے...... سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ شاید کوئی شخص ایسا اعلان کر دے کیونکہ کہدینا تو سہل ہی مگر اس بات کو ثابت کرنا مشکل ہوگا کہ آیا دعوت کنندہ اُن تھکے اور زیر بار بے آرام لوگوں کو جنہیں وہ اپنے پاس بلاتا ہی سکہ دینے اور آرام دینے کی طاقت بالفعل بھی رکھتا ہی۔ خداوند یسوع مسیح نے بعض بیماروں کو جو مرض صعب و سخت میں مبتلا ہوکر بامید حصول صحت و شفایابی اُسکے پاس آئے فرمایا "خاطر جمع رکھ کہ تیرے گناہ معاف کئے گئے۔" اور جب اُسکے مخالفوں نے یہہ کلمات سنکر اپنے دلوں میں کہا کہ یہہ کفر کہتا ہی کون شخص سوا خدا کے گناہ معاف کر سکتا ہی تو خداوند نے جو دلوں کے خیالوں کو جانتا ہی فرمایا کہ کونسی بات آسان ہی۔ کیا یہہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہہ کہ اُٹھ اور چل؟ اور اپنے غفار ہونے کے ثبوت میں اپنی اعجازی قدرت کو ظاہر کیا اور مریض بستری کو حکم دیا "اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا اور چلا جا۔" اور وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ بیشک یہہ وہ ابن آدم تھا جسکو زمین پر آدمیوں کے گناہ معاف کرنیکا اختیار تھا۔ اے تھکے ہوئے اور گناہ کے بوجھ سے دبے ہوئے بیچین انسان کیا یہہ خوشخبری تو نے نہیں سُنی کہ مسیح تجھے بلاتا ہی تیری حالت زار پر رحم کرتا اور فرماتا ہی "میرے پاس آ میں تجھے آرام دونگا"؟ لیکن اگر تو اپنے دل کو سخت اور اپنے کانوں کو بند کرے

اور اپنے تئیں فریب دیکر اور کوئی ذریعہ اپنے آرام پانے اور بار گناہ سے سبکدوش ہونیکا تجویز کرے تو تیرا خون تیرے ہی سر پر ہوگا۔ آج اگر تو اُسکی آواز سُنے تو اپنے سخت دلی اور گناہ سے تائب ہو اور فوراً اُس کے پاس آکر آرام حاصل کر +

دفتر پیسہ اخبار کی نادر جنتری ۱۸۹۵ء ہمبراہ ریویو جو موصول دفتر ہذا ہوئی واقعی اسم بامسمی ہے۔ اسکو نہ صرف جنتری ہی کہنا کافی معلوم ہوتا ہے بلکہ ایک تواریخ اور ہدایت نامہ اور مفید روزمرہ کار آمد باتوں کا خزانہ ہے۔ زمانہ کے مشاہیر کی تصویرات معہ اُنکی مختصر وضروری سوانح عمری کے اسمیں بہت ہی عمدہ اور باموقع معلوم ہوتی ہیں۔ ہندوستان کی تمام زبانوں کے اخبارات کی بھی اسمیں ایک فہرست معہ مقام وقیمت درج ہے۔ اور بہت سے مشہور ومعروف انگریزی اخبارات ورسالجات کے نام بقید قیمت معہ محصول ڈاک لکھے گئے ہیں۔ واقعی اس سے بہتر اُردو میں کوئی جنتری ابتک دیکھنے میں نہیں آئی۔ اسکی قیمت بلا ضمیمہ ۸ر اور معہ ضمیمجات عہ ہے اور ہر سال قیمت مطبع خادم التعلیم لاہور سے دستیاب ہوسکتی ہے +

دیو دھرم مشن لاہور کیطرف سے ایک ۱۶ صفحہ کا انگریزی چھوٹا رسالہ جسکا ٹیٹل (پنڈت دیانند انویلڈ) یعنی پنڈت دیانند کا نقاب اُتار گیا۔ برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے۔ جسکو ہم نے بڑے غور اور دلچسپی کے ساتھ اول سے آخر تک پڑھا۔ فی الحقیقت اُن معتبر گواہوں سے بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچا ہے کہ دیانند آنجہانی کے اقوال اُنکے دلی خیال کے برعکس تھے اور صرف حکمت عملی سے اپنا کام نکالنا اُنکا منشا تھا۔ اسکے پڑھنے سے یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ ویدوں کے الہامی اور منجانب اللہ ہونے کے وہ بدل معتقد نہ تھے لیکن مطلب براری کے لئے ویدوں کو اپنی کامیابی کے لئے ایک آڑ بنایا تھا اور جو تفسیر ویدوں کی بنام ست دھرم پرکاش انہوں نے لکھی اہل علم کے نزدیک مستند و قابل قبول نہیں ہوئی۔ مصنف رسالہ نے ارادہ کیا ہے کہ بعنوان بالا تین پمفلیٹ اسی مقصد پر تحریر و شایع کریں اور یہہ پہلا حصہ ہے جو ہمارے مطالعہ میں گذرا۔ ہم بہت مشتاق ہیں کہ دوسرے اور تیسرے حصہ کو بھی جلد دیکھیں۔ لوقا کی انجیل کے ۱۲ باب کی ۳ آیت جو اس رسالے کے ٹیٹل پیج پر لکھی ہے نہایت موزوں معلوم ہوتی ہے کہ "جو کچھ تم نے اندھیرے میں کہا ہے اُجالے میں سُنا جائیگا اور جو کچھ تم نے کوٹھریوں کے اندر کانوں کان کہا ہے کوٹھوں پر منادی کیا جائیگا"۔ خوب ہو کہ انگریزی تعلیم یافتہ اہل ملک جو پنڈت دیانند صاحب پر شیفتہ و جانداوہ ہیں اور انکا دم بھرتے ہیں کہ وہ ایک بہاتما اور بڑے ریفارمر و مصلح تھے اس رسالہ کو پڑھیں اور جانچیں کہ دیانند صاحب کس تعظیم وتوقیر کے قابل ٹھہرتے ہیں۔ ہماری رائے میں اگر رسالہ کا ترجمہ اُردو میں بھی ہو کر مشتہر ہو تو بہت مفید ثابت ہوگا +

ہفتہ حال میں ہمارے پاس ایک مضمون شفاخانہ مشن امرتسر کی عمدہ کارروائی کی نسبت بمقابلہ دیگر ہسپتال اور شفاخانوں کے معہ حالات دیگر پہنچا جسکے آخر میں راقم نے صرف بجائے اصلی نام کے ایک ضعف مزاج مریض لکھا ہے۔ اگرچہ مضمون مذکورہ کچھ برا نہیں تاہم بغیر راقم کا اصلی نام معلوم ہونیکے ہم اُسکو درج اخبار نہیں کرسکتے۔ ہم نے پہلے بھی کئی بار لکھا اور اب پھر علی العموم سبھوں کو جو نور افشاں کے لئے کوئی مضمون بھیجیں مطلع کرتے ہیں کہ بغیر اپنے اصلی نام ہمارے پاس بھیجے ہوئے کسی کے مراسلہ کو کسی حالت میں ہم درج اخبار نہ کرینگے۔ اشاعت کے لئے خواہ کوئی فرضی نام لکھیں لیکن دفتر میں رہنے کے لئے راقم کا اصلی نام ہونا ضرور ہے۔ نامہ نگاران نور افشاں کو لازم ہے کہ ہمیشہ اسکا خیال رکھیں +

تصحیح غلط فہمی نامہ نگار

این۔ ڈی

نور افشاں مطبوعہ ۲۷ نومبر ۱۸۹۵ء میں جو نامہ نگار موصوف نے مسلمانان لیورپول کی نسبت پادری ٹیمین صاحب کا بیان لکھا تھا کہ "صاحب موصوف نے ولایت سے واپس تشریف لاکے ۲۶ اکٹوبر کو صبح ۹ بجے امرتسر کے گرجا میں وعظ میں فرمایا کہ ہم خود شہر لیورپول میں گئے وہاں جتنی الامکان ہر وجہہ سے خوب تحقیقات کی وہاں کبھی کسی انگریز نے مسلمانی کو اختیار نہیں کیا"۔ پادری صاحب موصوف کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ خود لیورپول کو نہیں گئے انہوں نے یہہ کہا تھا کہ "میں نے انگلستان میں اسبات کا کچھ تذکرہ نہیں سنا ہندوستان میں آکر میں نے یہہ چرچا سُنا ہے"۔ پس نامہ نگار نے نہ معلوم غلط فہمی سے یا کسطرح ایسا ذکر لکھکر ہمارے پاس بھیجدیا اور وہ اخبار میں شایع کیا گیا۔ اور مضمون میں بعض سخت کلمات نامہ نگار نے جو لکھے اُنکے شایع کرنے میں ہم افسوس کرتے ہیں۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ صحیح بیان اور ملایم وشایستہ الفاظ غیر مذاہب کی نسبت لکھیں۔ اگر ضرور ومناسب معلوم ہوا تو ہم پادری ٹیمین صاحب کی ایک چٹھی کا خلاصہ جو ۹ فروری کے سیول میں شایع ہوئی ہے کسی نمبر میں درج اخبار کرینگے +

دہلی پنچ جو ایک عرصہ تک بباعث آزمایش دنیوی جو ایڈیٹران اخبار کے لئے ناگزیر ہیں بند رہ کر اسیقدر زیادہ مصفی ومجلی ہو کر پھر شایع ہونے لگا ہے جسقدر کہ چاند سرب گہن میں آکے زیادہ آب وتاب سے چمکنے لگتا ہے۔ ہماری رائے میں اسکا نام مہذب پنجاب ہو تو موزوں ہوگا +

بخدمت آنریبل کامنس آف گریٹ برٹن و آیرلینڈ مجلس متحدہ پارلیمنٹ

عرضی دستخط کنندگان ذیل باشندگان ہندوستان و برہما

گذرانی جاتی ہی

کہ آپ کے فدویان بادب ایک خرابی عظیم کی جانب متوجہ کرانے کے مستدعی ہیں جسکے باعث سلطنت برطانیہ کے لکھوکھا باشندوں کی عافیت بڑے خطرہ میں ہی۔ یہہ برائی افیون کی خرابی ہی جو گورنمنٹ سے لائسنس فروختگی واستعمال حاصل ہونے پر بآسانی تمام جا بجا عمل میں آرہی ہی ❊

انسانی عافیت و زندگی اس افیون کی خرابی کے باعث ایسی خطرناک حالت میں ہی اور اسکی ترقی علی الدوام ایسی خوفناک ہی کہ فدویان عرض پرداز ہیں کہ فوراً اس برباد کرنیوالی تباہی کے روکنے کی تجاویز عمل میں لائی جاویں ❊

۱۔ یہہ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ان ملکوں میں افیون کی کاشت اور ساخت سے ممانعت اور کنارہ کشی کرے ❊

۲۔ یہہ کہ استعمال افیون کے بارہ میں ان ممالک میں لوگوں کی حفاظت کے لئے ویسا ہی قانون مقرر کرے جیساکہ فارمیسی ایکٹ سنہ ۱۸۶۸ء کے مطابق گریٹ برٹن کے لوگوں کے لئے مقرر ہی جسکے مطابق فروخت افیون بجز کماحقہ قابل کیمیاگروں اور دوافروشوں کے بطور دوا کے اور اسپر لیبل (زہر) لگائے ہوئے خلاف قانون ہی ❊

آپکے فدویان ہندوستان اور برہما کی رعایا کے لئے معاملہ مذکورہ بالا میں یکساں انصاف کے مستدعی ہیں جیسا کہ گریٹ برٹن کی انگریزی رعایا کے ساتھہ برتاؤ ہی۔ آپکے فدویان بادب یہہ خواہش و امید ظاہر کرتے ہیں کہ اسپر بھی گورنمنٹ اس برافیون کے ہندوستان اور برہما میں کاشت اور کارخانجات اور علانیہ فروخت کے بند کرنیکے لئے ویسا ہی عمل ہوگا جیساکہ اخلاقاً برٹش رعایا کے لئے اسکا لیجانا فروخت کرنا یا اسمیں حصہ دار ہونا ممالک چین وغیرہ میں جرم ہی مسدود فرمائیگی ❊

واقعی یہہ بلائے بے درمان یعنی افیون خوری کی عادت ممالک ہندوستان کے ہر حصہ میں روز بروز حیرت انگیز ترقی کرتی جاتی ہی۔ اور اگر اس کے انسداد کی معقول تدابیر بھی خواہان قوم و ملک کی طرف سے جلد عمل میں نہ آویں تو چند روز کے بعد اس ملک کے لوگ از حد تباہی اور پریشانی میں مبتلا نظر آئینگے اسوقت اسکے انسداد میں کوشش و تدبیر کرنا بہ نسبت اسوقت کے اگر ناممکن نہیں تو بدرجہ محال ضرور ہوگا اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر چندے یہہ وبا ترقی پذیر رہی اور باشندگان ملک پر غالب آئی تو رہی سہی ہمت و لیاقت و دولت و عزت سب اس کالے دیو افیون کی نذر ہوگی اور ہر طرف لوگ زرد رنگ سوکھے بدن اونگھتے ہوئے نظر آئینگے اب وقت ہی کہ اہل ملک اپنی حفاظت کے لئے کام کر سکتے ہیں ❊

ایڈیٹر

نوٹ تمام اشخاص جنکی عمر اٹھارہ برس سے اوپر ہو اس عرضی پر دستخط کر سکتے ہیں۔ دستخط کاغذ مطبوعہ پر سیاہی سے لکھنا چاہئے۔ اور دستخط کنندوں کی فہرست اس کاغذ کے ساتھ یا دیگر ڈبلیو جے گلاڈون کے پاس بمقام بمبئی ٹاڈر دو روانہ کرنا چاہئے ❊

نام	پیشہ	مقام

عہد جدید کی صحت کے بیان

اب ہم عیسائی مقدس کتابوں کی نسبت قدیم بدعتیوں کی گواہی کا مختصر ذکر کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں ہم صرف دوسری صدی کے پہلے نصف سے اپنے گواہوں کو طلب کرینگے۔ ہم جانتے ہیں کہ رسولوں کے ایام میں بھی بدعتی لوگ ظاہر ہوئے تھے اور وے اسوقت تک بھی بکثرت تھے۔ تاہم ایک صریح فایدہ جو کلیسیا کے لئے تمام متواتر زمانوں میں اُنسے حاصل ہوا یہہ تھا کہ اُنہوں نے عیسائی نوشتوں کے لئے اپنی قطعی گواہی اپنے پیچھے چھوڑی۔ اس موقع پر ہم اُن آدمیوں کی گواہی سے سروکار رکھتے ہیں جو اکثر کرکے کلیسیا کے باہر رہتے تھے اور مسیحیت کے کم و بیش مخالف تھے اور اسلئے وے اُسکی کتابوں پر نکتہ چینی کرنیکو مہربان نگاہ نہیں رکھتے تھے۔ بہتوں شاید سبھوں کی نظر میں یہہ حقیقت اُنکی گواہی کو زیادہ قیمتی کریگی کیونکہ یہہ اُن لوگوں کی گواہی ہے جو تمام دوستانہ میلان سے جدا اور جنکی گواہی کسیقدر دشمنوں کی گواہی ہے ✣

اب یہہ ایک عجیب اور بھاری حقیقت ہے کہ اُنکی گواہی بہت صاف ہے۔ وے اکثر کرکے اپنے دعوؤں کے لئے انہیں مقدس کتابوں پر تکیہ کرتے کہ جنپر کلیسیا خود کرتی تھی جہانتک کہ ہم اُنکی باقی ماندہ قلیل تصنیفات سے دریافت کر سکتے ہیں وے اُن کتابوں سے بہ نسبت ایمانداروں کے زیادہ تر اقتباس کرتے ہیں اور یقیناً انہیں سے بعض اُن کتابوں کو اکثر پاک نوشتے کہتے ہیں۔ اور وہی اقتباس کرنیکا طریقہ کام میں لاتے ہیں جیسا کہ وے عہد عتیق کی نسبت کرتے ہیں۔ اور یہہ طریقہ نہایت پُر مطلب ہے کیونکہ وہ دلالت کرتا ہے کہ اُس زمانہ کی کلیسیا نے اُن مسیحی نوشتوں کو ایسی مستند کتابیں مانی تھیں کہ جنپر بالضرور تمام تعلیم کی بنیاد قایم کی گئی تھی ✣

(باقی آیندہ)

مُراسلات

مسیحانہ اُمید

۲ سموئیل
۲۴ / ۱۳ و ۱۴

اس بیان کا شروع یوں ہوتا ہے کہ بعد اسکے خداوند کا غصہ اسرائیل پر بھڑکا کہ اُسنے داؤد کے دل میں ڈالا کہ اُنکا مخالف ہوکے کہے کہ جا اور اسرائیل اور یہوداہ کو گن۔ ۲ سموئیل ۲۴/۱ ✣ مخالفان مذہب عیسوی اس آیت میں اُسنے کا اشارہ اُسی خداوند کو ٹھہرا کر ۱ تواریخ کی ۲۱/۱ سے جہاں لکھا ہے کہ شیطان اسرائیل کے مقابلہ میں اُٹھا پاک کلام میں مخالفت ثابت کرتے ہیں لیکن یہہ اُنکی قواعد زبان سے صریح ناواقفی ہے کیونکہ قریباً ہر ایک زبان میں محض اشارہ حسن کلام میں داخل ہے پھر جو پہلی آیت میں مقدر ہے وہ تواریخ میں موجود ہے پس مخالفت نہ رہی اب ہم داؤد کے حال پر غور کریں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جسطرح داؤد بادشاہت میں مسیح کا ایا ہے۔ اسیطرح اُسکی زندگی ہم مسیحیوں کی زندگی کی ایا ٹھہر سکتی ہے۔ اگر ہم اس بات پر لحاظ رکھیں کہ دُنیا کے سفر میں انسان کو قسم قسم کے واقعات کا پیش آنا ضروری ہے اور کہ انسان کی حالت یکساں نہیں یہہ صرف خداوند کی صفت ہے جسمیں بدلنے اور پھر جانیکا سایہ بھی نہیں۔ ملاکی ۳/۶ یعقوب ۱/۱۷ چنانچہ داؤد کی سوانح عمری اس مدعا کی شاہد ہے۔ ایک وقت وہ ساؤل کے مارنے سے باز رہا۔ ۱ سموئیل ۲۴/۶ اور ۲۶/۱۱ اور ایک وقت وہ زنا میں مبتلا ہوا۔ ۲ سموئیل ۱۱/۴ اور اوریا کو قتل کرایا۔ ۲ سموئیل ۱۱/۱۵ ایک وقت وہ خدا کے صندوق کے آگے ناچا ۲ سموئیل ۶/۱۴ اور ایک وقت خدا کی مرضی کے برخلاف اسرائیل کو شمار کرایا۔ ۲ سموئیل ۲۴/۱ اور باوجود منع کرنیکے بھی باز نہ آیا۔ ۲ سموئیل ۲۴/۴ پر توبھی وہ دل سے خدا کے حضور راستباز تھا۔ ۱ سلاطین ۸/۱۴ دریافت کرنا چاہیے کہ وہ راستبازی داؤد میں کیا تھی جسنے باوجود اسقدر سخت کمزوریوں کے بھی اُسے اُس چٹان پر قایم رکھا جسکا وہ آپ ۱۸ زبور کی ۲ میں ذکر کرتا ہے۔ اسکا جواب اسی ۲ سموئیل کے ۲۴/۱۰ میں موجود ہے کہ داؤد کا دل بیچین ہو گیا اور داؤد نے کہا کہ میں خداوند کا گنہگار ہوں۔ ۲ سموئیل ۱۲/۱۳ پر یہہ اقرار وہ اقرار نہیں ہے جو یہوداہ اسکریوطی کو ہلاکت تک پہنچاتا ہے۔ متی ۲۷/۴ بلکہ پطرس کے ہم اشکباروں کو نجات کے چشمہ تک لے جاتا ہے۔ متی ۲۶/۷۵ اس اقرار کو ہم مسیحانہ اُمید کہہ سکتے ہیں اور یہی ہماری سندی آیتوں کا موضوع ہے آؤ تھوڑی دیر کے لئے اسپر غور کریں۔ اور وہ تین غور ہیں ✣

اول۔ مسیحانہ اُمید کی تعریف۔ آنیوالے زمانہ میں کسی ملنے والی چیز کے انتظار کو اُمید کہتے ہیں خواہ وہ ملے خواہ نہ ملے کیونکہ دُنیا با اُمید قایم ہے۔ لیکن مسیحانہ اُمید اسکے برخلاف ہے۔ یہہ اُمید شرمندہ نہیں کرتی۔ رومی ۵/۵ بلکہ نا اُمیدی میں اُمید کے ساتھ ایمان لانیکا سبب ہے۔ رومی ۴-۱۸۔ شریروں کی اُمید فنا ہوگی۔ امثال ۱۰/۲۸ پر مسیحانہ اُمید زندہ اُمید ہے۔ ۱ پطرس ۱/۳ اور یہہ اُمید نہ انسان سے بلکہ خدا سے لگائی گئی ہے۔ زبور ۳۱/۲۴ ہاں اسی اُمید پر رسولوں نے یروشلم کو اپنی تعلیم سے بھر دیا۔ اعمال ۵/۲۸ اور اسی اُمید پر آج مسیحی تعلیم کی اشاعت عالمگیر ہو رہی ہے ✣

دوم۔ مسیحانہ اُمید کی پایداری۔ دنیاداروں کی اُمیدیں کمزور ہیں پر خداوند کے خوف میں ہماری اُمید قوی ہے۔ امثال ۱۴/۲۶ ریاکار کی اُمید توڑی جاتی ہے۔ ایوب ۸/۱۳ لیکن ہماری اُمید آخر تک کامل ہے۔ عبرانی ۶/۱۱ اور وہ اُمید گویا ہماری جان کا لنگر ہے۔ عبرانی ۶/۱۹ وہ کسی آزمایش کے ٹالے نہیں ٹلتی۔ اور نہ کسی مصیبت سے ہٹائی ہٹتی ہے۔

کیونکہ اس اُمید کی بنیاد خداوند ہے۔ ۱ تمطاوس ۱/۱ اُس آگ سے جلتی بھٹی پر نظر کرو جسمیں سدرک میسک اور عبید نجو ڈالے گئے۔ دانیال ۳/۲۱ وہ اپنی اُمید گاہ پر ثابت تھے کہ وہ اُنہیں بے اُمید نہ چھوڑیگا۔ اور بچانے پر قادر ہے۔ دانیل ۳/۱۷ جو خدا کے بیٹے کی صورت میں اُن تینوں میں ہو کے نظر کو چوتھا نظر آیا۔ دانیل ۳/۲۵ ✤

سوم۔ مسیحانہ اُمید کن چیزوں پر لگی ہے۔ دنیادار وں کی اُمید اُنہیں چیزوں پر موقوف ہے جنہیں وہ دیکھ سکتے یا جنسے متمتع ہو سکتے وہ اُنکی نفسانی خواہشوں کے نتایج ہیں یا جنکو وہ حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً تمام دُنیا کی دولت اور ہفت [illegible] یا دو شاہت یا دنیوی سامان راحت یا آنیوالے جہان میں [illegible] جنت اور شراب وکباب وغیرہ پر لیکن خدا کی مسیحانہ اُمید اُن اشیا پر لگی ہے جنکو نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سُنا اور نہ دل میں آئیں۔ ۱ قرنتی ۲/۹ ہم تو خدا کے جلال پر فخر کرتے ہیں۔ رومی ۵/۲ اور کہ ہم اُمید سے بچ گئے رومی ۸/۲۴ بلکہ روح کے سبب ایمان کی راہ سے راستبازی کی اُمید کے بر آنیکے منتظر ہیں۔ گلتی ۵/۵ اور ہمیشہ کی زندگی کی اُمید ہے۔ طیطس ۱/۲ اور یہی روحانی خواہشوں کے پھل ہیں۔ حاصل کلام اس تمام بیان سے چند فوائد نکلتے ہیں۔

۱۔ جو شخص فضل کے تحت آگیا وہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتا۔ زبور ۳۴/۲۲ ۲ قرنتی ۴/۹ **۲**۔ کوئی شخص کیسا ہی مضبوط کیوں نہ ہو پر گر پڑنے کا خوف ہے۔ ۱ قرنتی ۱۰/۱۲ **۳**۔ آنیوالی متعدد مصیبتوں میں سے ہلکی مصیبت کو اختیار کرنا عقلمند کا کام ہے۔ **۴**۔ کیونکہ دونوں حالتوں میں صرف زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہماندی کا نشان ہے ✤

داقم

کیدار ناتھ مڈل کلاس مدرسہ علم الٰہی

سہارنپور

قرآن کی بابت ایک عالم عرب کی رائے

خلیفہ ماموں کے عہد میں جو جواب عبداللہ ولد اسمٰعیل ہاشمی کو عبدالمسیح ولد اسحٰق کندی نے دیا اُسمیں وہ لکھتا ہے کہ مسیحی راہبوں میں (راہبان کے طریقہ کا یہاں بیان کرنا ضرور نہیں) سرجیوش نامی ایک شخص تھا جس سے کوئی نا ملایم حرکت سرزد ہوئی جسکے سبب مسیحی جماعت نے اُسکو خارج کر دیا اور اُس سے راہ و رسم ترک کر دی (جیسا کہ ہمیشہ سے ان لوگوں کا دستور ہے) اس سے سرجیوس نہایت نادم ہوا اور شہر تہامہ کو چلا گیا۔ یہانتک کہ مکہ کی سرزمین میں پہنچا۔ اُسوقت وہاں دو قسم کے مذہب رایج تھے (یہود و بت پرست) یہہ شخص ہمیشہ محمد صاحب سے ملتا رہا اور اُنکا دوست بن گیا۔ یہانتک کہ اسکو اپنی رائیوں کے ساتھ ملا لیا اور اپنا نام اُنکے سامنے نسطوریس (اس طریقہ کا بیان کرنا یہاں ضرور نہیں) ظاہر کیا۔ اور اس تبدیل نام سے اس کا مطلب یہہ تھا کہ جس نسطوریس کا وہ معتقد تھا اُسکے مذہب کی اشاعت کرے اور اُس رائے (نسطوریس) کو ثابت کرے۔ چنانچہ وہ ہمیشہ محمد صاحب کے پاس رہتا اور گفتگو کرتا رہتا تھا یہانتک کہ اسکو (محمد صاحب کو) بت پرستی سے بالکل ہٹا دیا اور اپنا تابع اور شاگرد بنا کر نسطوریس طریقہ کی طرف دعوت کرنے لگا جب یہودیوں کو اسکی خبر ملی تو اُس پُرانی دعوت کے سبب (جو یہود و نصاریٰ میں چلی آتی ہے) اُسکے بھی مخالف ہو گئے۔ مگر سرجیوش کی صحبت کا یہہ اثر ہوا کہ قرآن میں مسیحیوں کی یاد الٰہی کا ذکر ہے اور اُسمیں اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ محمدیوں کے نزدیک سب سے وہ لوگ ہیں (محبت میں) جو اپنے آپکو نصاریٰ کہتے ہیں اور اُنمیں عالم و درویش ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے (دیکھو سورۃ مایدہ ۸۵) لیکن اسی عرصہ میں سرجیوش (یا نسطوریس) نے انتقال کیا۔ اسکے بعد عبداللہ بن سلام اور کعب یہودی عالموں نے ازراہ مکر و فریب محمد صاحب سے رفاقت کر لی (کیونکہ نسطوریس سے اُنکا مقابلہ تھا جو انتقال کر گیا اب اُنہوں نے سمجھا کہ محمد صاحب کو اپنی طرف کرنا چاہیے) اور یہہ ظاہر کیا کہ ہم آپ کی رائیوں کے تابع اور آپ کے مسایل کے قایل ہیں مگر اپنے دل کا راز نہاں رکھا حتٰی کہ محمد صاحب کے انتقال کے بعد جب ابوبکر کو حکومت ملی تو اُنہوں نے علی کو اُبھارا کہ تو نبوت کا دعویٰ کیوں نہیں کرتا ہم تیرے شریک حال اُسیطرح سے ہیں جسطرح تیرے حضرت کا شریک نسطوریس نصرانی تھا۔ گو علی کو نسطوریس راہب کا حال معلوم تھا مگر محمد صاحب کی صحبت کیوقت وہ کم عمر تھا اور ان دونوں نے علی کو یہہ بھی سکھلا دیا کہ کسی کو یہہ بات نہ بتاویں اور علی نے کم عمری اور سادہ دلی ناتجربہ کاری سے عبداللہ اور کعب کی بات مان لی مگر خدا تعالیٰ کو یہہ بات منظور نہ تھی ابوبکر پر یہہ راز فاش ہو گیا۔ اور وہ علی کے پاس آئے اور دوستی کی یاد دلائی۔ اور علی نے جب ابوبکر کیطرف نگاہ کی تو اُنکی قوت کو دیکھا اور اپنے دلی ارادہ سے باز رہا۔ مگر یہہ اثر ان دونوں یہودی عالموں کا ہوا کہ جو کتاب موافق مراد انجیل کے محمد صاحب کیطرف سے علی کے ہاتھ آئی تھی اُسمیں تصرف کیا گیا۔ توریت کے کچھ اخبار و احکام اور شہروں کے حالات اُسمیں داخل کئے گئے۔ کچھ گھٹایا کچھ بڑھایا۔ اور ان سب غیر مستند باتوں کو اُسمیں ملا دیا (سورہ بقر آیت ۱۰۷) اور اسیطرح سورہ نحل و نمل و عنکبوت وغیرہ میں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف گروہ کیطرف خطاب ہے اور یہہ سب باتیں بے بنیاد ہیں پس ظاہر ہے کہ محمد صاحب نے بہدو و تعلیم سرجیوش عیسائی اور عبداللہ و کعب یہودی عالموں کے قرآن کے مضامین لکھے یا لکھوائے اور چونکہ بعد میں اُسکے ترتیب دینے اور جمع کرنے میں مختلف اشخاص کا ہاتھ پڑا اسواسطے توریت اور انجیل کے حقیقی قصص میں فرق

گیا۔ یہی وجہ ہو کہ بیبل اور قرآن کے مضامین میں تفاوت ہو۔ اِن پُرانے عالم عرب کی رائے پر محمدیوں کو غور کرنا چاہیے۔ اور بجائے اسکے کہ وہ قرآن کی تعلیم کو زمانہ کے موافق کرنے کی کوشش کریں۔ اُس چشمہ کی تعلیم کو قبول کریں جسکی روشنی سے منور ہو کر نیچری اور فلاں بنتے پھرتے ہیں۔ یہہ ریت کے ردمہ کبنک ہے آخر وہی غالب ہو جو کہتا ہو کہ اپنے گھر کی بنیاد چٹان پر رکھو تاکہ طوفان ہوا اور بارش سے صدمہ نہ پہنچے ❊

راقم باجوہ

میری چار آنہ والی انجیل

عزیزو دوستو یہہ میری چار آنہ والی انجیل وہی انجیل ہو جسکو مینے اُس حالت میں مول لیا جبکہ میں شرارت اور بے ایمانی سے انجیل کا مخالف تھا۔ اور باوجودیکہ چاہتا تھا تو بھی نہیں چاہتا تھا کہ پادری کے پاس آؤں اور بے قیمت مول لوں اور انجیات مفت ہیوں۔ پر ساتھ ہی اسکے میں اُن سے متفق الرائے نہ تھا جو فسانہ عجائب اور الف لیلی تو خرید کے پڑھیں مگر انجیل کو بھوٹی آنکھوں بھی دیکھنا کفر اور گناہ سمجھیں ہر چند کہ میرا ابھی انجیل کو مول لینا اور پڑھنا نہ اس غرض سے تھا کہ اپنی پیاس اُس سے بجھاؤں بلکہ اپنی نالایق فہمید اور ناشایستہ اعتراضات سے اُس چشمہ صافی کی رو کو جو عجیب جوش میں لہریں مارتا میری طرف آتا تھا روکوں اور یوں اپنی آبائی ٹوٹے حوض کی اوس سے تشنگی بجھانا چاہتا تھا پر کیا ہوا۔ خدا کے اُس فضل کی ہدایت نے جو انجیل کے ہر صفحہ سے ظاہر ہو میرے دل کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور مجبور کیا کہ اس چشمہ سے پیکر سیراب ہوں تب مینے پیا اور اسطرح وہ چار آنہ جنکی کچھ اصل نہیں میرے لئے اس قدر مفید ٹھہرے کہ آسمانی خزانہ ہاتھ آگیا۔ کیسے نادان ہیں وہ شخص جو جھوٹی دولت سے سچی دولت کو نہیں خرید کرتے ہو اس جھوٹی دولت کو بیانتک پیار کرتے کہ اُن کو گوارا نہیں ہوتا کہ دو پیسہ دیکر متی یا یوحنا کی انجیل کو مول لیں اور پڑھیں وائے غفلت اور نادانی کہ دو پیسے کے لالچ میں پڑ کر ہمیشہ کی دولت کو کھوتے ہیں پھر وہم آخر روتے ہیں۔ کاش کہ ہماری کمائی کے دو پیسہ ہی انجیل کے خرید کرنے میں صرف ہوں تاکہ دولت لازوال ہاتھ آئے۔ چونکو عزیزو ہندو مسلمانوں۔ خواب غفلت سے بیدار ہو۔ لو یہہ دو پیسہ کو یوحنا کی انجیل۔ اسمیں کیا لکھا ہو۔ نیک کام کرو اور نجات پاؤ۔ نہیں۔ یہہ ہو نہیں سکتا۔ جس حال میں ہم بُرے ہیں پس بروں سے برے ہی کام ہونگے۔ اسمیں لکھا ہو۔ کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا۔ واہ کیا عمدہ الفاظ ہیں جو بیساختہ طبیعتوں کو کھینچے لیتے ہیں اور فوراً دل سے سوال پیدا ہوتا ہو کہ کیسا پیار کیا۔ جواب ملتا ہو کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ واہ کیا اچھی بات ہو۔ پر ہمکو کیا فایدہ۔ جواب ملتا ہو کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ ہاں دوستو کیا تم ہلاکت سے بچکر ہمیشہ کی زندگی پانا چاہتے ہو۔ اگر چاہتے ہو تو لو ❊

راقم کیدارناتھ۔ از مدرسہ علم الہی سہارنپور

جنڈیالہ

ریڈنگ روم کا بقیہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر جلد ۱۸)

ممبروں کی پانچویں میٹنگ میں سردار مان سنگھ صاحب نے اسطرح پر ایک مضمون سُنایا کہ۔

ریڈنگ روم اور ہمارے اہل شہر کی قدردانی

صاحبان حاضرین و پریذیڈنٹ!۔

جب یہہ انسٹی ٹیوشن ہمارے اس چھوٹے سے قصبہ میں قایم ہوا تھا تو میرا خیال ہوگیا تھا کہ ہمارا ملک بھی خواب غفلت سے بیدار ہوگیا۔ ہمارے ملک کی بہبودی کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں۔ کہ جنڈیالہ میں ایک ریڈنگ روم قایم ہوگیا جسکو کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہر ابھی تک ترستے ہیں۔ اور اسکی ترقی کے ہونے سے اور بھی دل کو دو چند خوشی ہوئی۔ کہ لوگوں کو علم کی قدر ہو لیکن افسوس میرے وہ خیالات سب جاتے رہے۔ جب مینے دیکھا کہ ہمارے بھائی علم کے نام سے بھاگتے ہیں۔ علم کی بو تک انکے دماغ کو بری لگتی ہو جس قدر کہ مجھے اپنے اہل شہر اور خاصکر تعلیم یافتہ بھائیوں سے اس ریڈنگ روم کو امداد دینے کی اُمید تھی وہ سب دور ہوگئی ہو۔ بڑے افسوس سے کہتا ہوں اور [illegible] کے کہنے سے شرم معلوم ہوتی ہو کہ مداری کے تماشہ [illegible] تو شہر کے ہر قسم کے لوگ آجائیں۔ کہیں معمولی راگ و رنگ کا مجمع ہو تو بیشمار آدمی جمع ہوجائیں۔ لیکن ریڈنگ روم کا مجمع جو مہینے میں صرف ایک بار ہووے اور وہ بھی ایسے وقت میں کہ کسی کے کاروبار میں باعث ہرج نہ ہووے۔ تو اسمیں سوائے چند چیدہ احباب کے کوئی نظر ہی نہ آوے۔ اب رہی اسکی امداد کی بابت اسکی فیس شروع میں ایک آنہ کی۔ یہہ فیس ایسی دو بر معلوم ہوئی کہ کئی صاحب اسکی فیس کے ڈر ہی سے کنارہ کر گئے۔ حالانکہ پہلے اتوار کے میلے پر اس فیس سے دو چند تعداد کے چھلے کئی صاحبوں نے خرید کر جوابازی میں مفت ضایع کر دئے ہونگے۔ اس سے صاف عیاں ہوتا ہو کہ ہماری حالت نہایت ہی پستی کو پہنچ گئی ہو۔ ابھی تک ہمارے زوال کے ایام ہم سے دور نہیں ہوئے۔ بے علمی اور جہالت کا راج ابھی تک ہمارے سر پر قایم ہو۔ میرا یہہ خیال پھر افسوس سے کہتا ہوں کہ بالکل غلط نکلا۔ اس ریڈنگ روم کا قایم ہونا ہمارے اہل شہر کی ہمت تو نہ تھی یہہ عنایت و مہربانی مکرمہ معظمہ مس پارسلی صاحبہ کی تھی جنہوں نے فیض بخشی سے ہماری بہبودی اور بھلائی کے لئے یہہ انسٹی ٹیوشن

قایم کیا۔ ہمارے آرام و فواید کے ہر قسم کے سامان مہیا کئے کتابیں انگریزی و اُردو و اخبارات ہمارے مطالعہ کیواسطے بہم پہنچائیں جنکی عنایت کا اگر کوئی اور ہو یا نہ ہو پر میں نہایت ہی شکر گذار ہوں۔ بھائیو یہہ کام صرف ہماری بہتری کے لئے ہوا ہی۔ اسکے قایم کرنے سے سوائے ہماری بہتری کے اور کوئی مطلب نہیں۔ شاید حاضرین میں سے کوئی صاحب شخص اور کہیں کہ جھوٹ بولتا ہی تو اسکے جواب میں میں ہنسونگا۔ اور مقرر یہی جواب دونگا کہ بالکل سچ کہتا ہوں اگر آپ لوگ کہیں کہ انکا مطلب اسکے قایم کرنے سے عیسائی بنانے کا ہو تو میں کہتا ہوں کہ محض ریڈنگ روم ہم لوگوں کو پکڑ کر عیسائی نہیں بنا سکتا۔ ہمیں کوئی جادو نہیں رکھا یہہ چرس خانہ یا بھنگ گھر نہیں کہ بھنگ مں دھوپے کے چار پیچ ڈالدیں اور بے ہوش کر کے عیسائی بنالیں۔ بھائیو یہہ ریڈنگ روم ہو اس جگہہ اخبارات ہیں جنسے ملک ملک کے نئے حالات سے واقفیت ہوتی ہی۔ انگریزی اُردو کتابیں ہیں جنکے مطالعہ سے عقل روشن ہوتی ہی۔ عقل کے تیز ہونے سے بھلے اور بُرے کی پہچان ہوتی ہی پھر مذہب عیسائی کی کتابیں دیکھنے کا موقع ملتا ہی۔ گویا پہلے صراف کی شاگردی کر کے بعد میں سونے کی خریداری کرنی پڑتی ہی۔ اگر پھر کوئی آدمی عیسائی ہو جاوے تو بتلائے کہ کوئی دھوکہ بازی ہوئی یا ریڈنگ روم کا قصور ہی۔ کچھ نہیں بلکہ سوچنے عیب و صواب دیکھنے کا موقع ہاتھ لگا۔ اگر پڑھنے والے کے دل کو عقل کے روشن ہونے پر یہی مذہب اچھا لگے۔ تو پھر کیا آپ ابھی تک ایسے متعصب ہیں کہ ان وسایل ہی کو ترک کر دو کہ جنسے عقل بڑھتی ہو۔ جیسے کوئی اندھا کہے کہ میں اسواسطے اپنی آنکھیں نہیں بنواتا کہ بینائی کی حالت میں بُرے بھلے کی تمیز کرنے پڑیگی۔ اب رہی یہہ بات کہ اگر بفرض محال تم عیسائی بھی ہو گئے۔ جو تم خود اپنی بہتری پر سوچ کر ہوگے تو اس سے ذاتی فائدہ عیسائی کرنے والیکا سوائے اسکے کہ اپنے اعتقاد کے بموجب اسنے انسان کو پنجۂ شیطان سے رہا کر کے اور دوزخ کی آیندہ آنیوالی آگ سے بچا کر نجات ابدی کو پراپت کر دیا گیا ہوگا۔ کیا جس انسان کی یہہ نیت ہو قابل اعتراض ہی۔ ہرگز نہیں۔ اگر تعصب کو چھوڑ کر غور فرمائے تو صاف معلوم ہو جاویگا۔ کہ میں نے جو کچھ عرض کیا ہی بالکل درست ہی۔ ریڈنگ روم کو مدد دینا گویا اپنے شہر میں اپنی گرہ سے ایک مدرسہ قایم کرنا ہی۔ بھائیو اگر تم سے اور کچھ مدد نہ ہو سکتی ہو تو تشریف لا کر اسکی رونق کو بڑھاؤ۔ اس سے فایدہ اٹھاؤ اور اسکی قایم کرنیوالی جناب مس صاحبہ کو اس کی بہبودی سے خوش کرو۔ کہیں وہ یہہ خیال نہ کریں کہ ابھی ہم مطلق اسکے لایق نہیں ہوئے۔

اب میری گذارش دوسرے مہربانوں .... کی خدمت میں ہی۔ جنکا سنبھالا ہوا ریڈنگ روم کا وجود کھڑا ہی۔ ورنہ اگر ہمارے آسرے پر رہتا تو اسکی وہ حالت ہو جاتی جسکا نام لینا طبیعت کو باعث ملال ہوتا ہی۔ کہ وہ اپنا حوصلہ اسیطرح قایم رکھیں اور ثابت قدمی سے کوشش کرتے رہیں۔ اسکا نتیجہ ضرور اچھا ہوگا۔ شروع میں ہر ایک کام ایسا ہی ہوا کرتا ہی۔ آپ صاحبان کی کوشش سے مجھے کامل اُمید ہو کہ کسی دن میں اس مجمع کو بڑی ترقی کی حالت میں دیکھونگا۔ جو میرے معزز مہربانوں کی خوشی کا باعث ہوگا۔

(رہندا بھیر سہی)

راقم نارووالیہ

انتخاب اخبار

دہلی پنچ کا نامہ نگار درست لکھتا ہی کہ ایسی اہل گورنمنٹ دو برٹش گورنمنٹ آج سے پہلے ہندوستانیوں کو نصیب نہیں ہوئی مسلمانوں کے اقبال کے زمانہ میں بھی تعصب کچھ کم زوروں پر نہیں رہا۔ ہندوؤں کی حکومت مسلمانوں کا زور دبانے کے لئے کچھ کم نہ تھی۔ پھر اگر انصاف سے یہہ نہ کہیں کہ موجودہ گورنمنٹ کا زمانہ بیشک امن آزادی حق پسندی کے لئے جو کچھ اور جسطرح قابل فخر سمجھا جاوے موزوں ہی۔ نہ مسلمانوں سے تعصب نہ ہندوؤں سے نفرت۔ نہ عیسائیوں سے کوئی خاص رعایت۔ تینوں انصاف سے بے کھٹکے اپنے دنیوی امور کے علاوہ دینی معاملات کا سرانجام کر رہے ہیں۔ کوئی زبردست زیردست پر قانونی اصول سے کچھ زبردستی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی غالب ہی کسیکو اپنے زور سے مغلوب کر سکتا ہی۔ ملازمت۔ تجارت۔ صنعت۔ محنت کے جس صیغہ پر آپ غور کرینگے آپکو معلوم ہوگا کہ کیسی صفائی اور معاملگی کا برتاؤ ہی۔ مثلاً صیغہ ملازمت میں میسویں ون سے کم و کاست تنخواہ لے لیجئے۔ صیغہ تجارت میں کسی نے کیا موزوں کہا ہی کہ وہ کیا خوب سودا نقد ہی "اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے" ادھر مال دیجئے اُدھر روپیہ کا چک لیجئے صیغہ صنعت و حرفت میں صاف ظاہر ہی کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔ عمدہ صنعت قابل پسند خاص و عام ہی تو پوری قدردانی اور انعام۔ محنت پر مزدور کو مزدوری نقد۔ شریف خاندانی لوگوں کو انکی لیاقت کے مطابق امتحان کے بعد معزز عہدے۔ معقول تنخواہیں۔ آرام طلب امرا و رؤسا کو خطاب۔ آنریری منصب وغیرہ وغیرہ۔ کیا پہلی گورنمنٹیں بھی عام و خاص رعایا کے ساتھ ایسے برتاؤ کو پسند کرتی تھیں؟ چغتائی گورنمنٹیں۔ اکبر۔ شاہجہان۔ عالمگیر۔ جہانگیر کے زمانہ کو یاد کر لیجئے جو بات اب ہی ہرگز ہرگز پہلے نہ تھی۔

لکھنؤ میں جوافیوں کی مردم شماری علیحدہ لکھی جانیکی خبر اخباروں میں مشہور ہوئی ہی اُسپر اخبار رفیق ہند لاہور لکھتا ہی کہ "اسمیں کلام نہیں کہ گورنمنٹ کو سوجھی خوب مگر لکھنؤ ہی پر اس تحقیقات کا خاتمہ کیوں کر دیا گیا۔ یہاں تو کل ہندوستان اس زہر کی گولی پر جان دینے کے لئے تلا بیٹھا ہی۔ راجپوتانہ وسط ہند اور پھر اس سے اُتر کر چشم بددور ہمارا ہونہار پنجاب کیا گورنمنٹ کی اس نظر عنایت سے محروم ہی

رکھے جائینگے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ "افیونی شماری" اگر کل ہند میں کی جائے تو بہت عمدہ نتیجہ سرکار کو مل سکتا ہے جو دیکھ سکتی ہے کہ یہہ تجارت ہند کو کسقدر غارت کر رہی ہے۔ اودھر افیونیوں کی بوکھلاہٹ کہ ہمپر کوئی خاص ٹیکس نہ لگ جائے ایک بڑا اچھا اثر پیدا کریگی ہم بدل چاہتے ہیں بلکہ گورنمنٹ سے ملتجی ہیں۔ کہ وہ ضرور اپنے احکام کل انڈیا گورنمنٹوں کے پاس ارسال فرمائے تاکہ انکی افیونی شماری بھی ساتھ ساتھ ہو جائے"+

الہ آباد کے باشندوں نے غلہ فروشوں کے برخلاف ایک شکایتی عرضی جسپر صدہا یوریپین۔ یوریشین دیسی عیسائی اور دیگر ہندو مسلمان رعایا کے دستخط ہیں حضور لفٹنٹ گورنر کو گذرانی ہے۔ کہ غلہ فروش باوجود فصل کی اُمید اچھی ہونے کے بھی غلہ کا نرخ بہت گراں رکھتے ہیں۔ اس عرضی کے متعلق ایک معصر نے بڑا زور دیا ہے اور لکھتا ہے کہ ہندوستان میں ایسی کوئی دوسری قوم مکار و عیار نہیں ہے جیسی کہ قوم بنیاں ہے۔ آرد گندم میں آرد جو ملا دینا انکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ گھی میں چربی اور اور بہت سی چیزیں آمیز کر دینا انہیں کا حصہ ہے۔ انسے کوئی شخص کوئی چیز خریدے تو اول تو بھاؤ میں کس ہیں دوسرے وزن میں کم دیں۔ دیہاتی لوگ انکے ہاتھ سے نہایت تکلیف اٹھاتے ہیں جب وہ اناج وغیرہ انکے ہاتھ بیچتے ہیں تو اگر اپنے گھر سے دس سیر جنس تولکر لاویں تو بدرگ آٹھہ ہی سیر ترازو کے ہیر پھیر سے بتاوینگے اور فوراً اسکو اپنے غلہ میں ملا لینگے۔ اگر وہ کچھ تکرار کرے تو اسکو من مانا تول کر واپس دینے کو بھی موجود ہونگے یا لڑنے مرنے مارنے پر تیار ہو جائینگے۔ یہہ حال اس فرقہ کا نہ صرف الہ آباد میں بلکہ ہندوستان کے تمام شہروں میں ہے+

بریلی۔ ۵ فروری ایک سپاہی سلیمان نام جو اس سٹیشن میں نیٹو پلٹن سے متعلق ہے شارع عام پر سرقہ بالجبر کے جرم میں گرفتار ہوا ہے۔ یہہ معلوم ہوا ہے کہ اُسنے گرنٹ کلب کے ایک سپاہی پر جو روپیہ کی تھیلی لئے جا رہا تھا حملہ کیا اور اُسکو نیچے گرا کر تھیلی چھین لینے کی کوشش کی۔ مگر سپاہی کا واویلا سنکر پولیس کے سپاہی موقع پر آگئے اور مجرم یہہ حال دیکھکر بھاگا۔ لیکن فوراً گرفتار کیا گیا+

مخبر صادق لکھتا ہے کہ نواب ارتضیٰ حسین خان صاحب ساکن حسین آباد ضلع مونگیر لکھی سرائے سے بالو پر سوار ہو کر گھر کو واپس جا رہے تھے کہ راستے میں چند بدمعاشوں نے حملہ کیا اور سخت مجروح کرکے پھر گھوڑے پر سوار کرکے گھر کو روانہ کیا۔ جہاں پہنچکر تین دن بعد مر گئے افسران پولیس قاتلوں کی سراغ رسانی و تحقیقات میں مصروف ہیں+

قصور ضلع لاہور میں ایک برہمن مسمی دولا سنگھ نے برسر راہ اپنی جورو کو قتل کر ڈالا ۲۰ تاریخ کو اُسنے اپنی عورت کو سڑک پر گذرتے دیکھا۔ جب دو چار ہوئے تو عورت نے اُسکے ساتھ گھر جانے سے انکار کیا۔ دولا سنگھ نے غصہ میں آکر کلہاڑی سے اُسکا کام اُسی جگہہ تمام کر دیا۔ ۲۱ تاریخ کو لاش پولیس میں لائی گئی مقدمہ دائر ہے+

بریلی میں رفیل برگیڈ کے ایک سپاہی نے خودکشی کی۔ یہہ بدقسمت شخص ایک ہوشیار آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اور اُس روز گیند کھیل کر آیا تھا جبکہ اُسنے یہہ فعل کیا۔ کھیل سے واپس آکر اُسنے اپنی بندوق کو بھرا اور اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے اُسکے گھوڑے کو دبا کر اپنے دماغ کو اُڑا دیا+

امیر کابل باوجودیکہ مرض نقرس سے تمام موسم سرما نہایت ہی سخت علیل رہے ہیں حتیٰ کہ ابھی پچھلے دنوں اُنہوں نے فصد کے ذریعہ سے آٹھ پونڈ خون نکلوایا ہے جس سے وہ نہایت ہی لاغر اور ضعیف و نحیف ہو رہے ہیں تاہم بقول آفتاب پنجاب انکے دماغ میں ہوس ملک گیری و فتوحات جدیدہ کے خیالات نے ایک گھڑ دوڑ کی کیفیت برپا کر رکھی ہے۔ اب آپ کو مرو کیطرف فتوحات جدیدہ کے حاصل کرنیکے خیال میں پڑے ہیں چنانچہ ایک بڑا دستہ فوج زیر کمانڈ کرنیل غلام رضا خاں صاحب کو مرو کیطرف روانہ بھی کر دیا گیا ہے۔ حضرت انسان کی ہوس کبھی بند ہونے نہیں پاتی۔ شیخ سعدی نے ٹھیک کہا ہے کہ دنیا دار کی تنگ آنکھہ کو قناعت بھر سکتی ہے یا گور کی خاک+

ہمارا اندرسچ ازاد ونویس راجپوتانہ گزٹ رقمطراز ہو کہ کچھ نہ خلقت کیونکر بابوؤں سے بیزار اور مہتر بابو ہے ای ناظرین بائمکین! آج کے روز جن و مخفی جولاہوں کے لونڈوں کو جو دفاتر سرکاری علی الخصوص ریل کے سٹیشنوں پر سیاہ گول ٹوپی اور ڈھائی دمڑی کا نیلا کوٹ پہنکر قلیوں کے ساتھہ دوڑتے پھرتے ہیں ہمارے گورے بھائیوں نے بابو کا لقب بخشا ہے۔ سرکار دولتمدار ایسے ٹٹ پونجیوں کو کبھی بابو نہیں کہتی اور نہ سمجھتی ہے۔ وہ کسیطرح اس معزز لفظ کو حاصل کرنیکے لئے موزوں نہیں ہیں۔ کیونکہ بابو ایسے ٹٹ پونجیوں کے لئے ایجاد نہیں ہوا۔ بلکہ یہہ خطاب زمانہ سلاطین اسلامیہ میں بہت بڑے مالدار ہندوؤں کے لئے ایجاد ہوا تھا۔ چنانچہ لنڈن گریفک لکھتا ہے کہ یہہ لفظ فارسی اور با ساتھہ بو کے مرکب ہے (جسکے معنی باخوشبو ہیں) زمانہ سابق میں اُسی ہندو مالدار کو بابو (ساتھ خوشبو کے) کہتے تھے جو زیادہ عطر کا استعمال کرتا تھا نہ کہ بنیاں بقالوں کو اور اسی لئے ہندو شہزادے یا نواب کے برابر جاگیردار بابو کہلاتے تھے اسلئے کہ انگریزی میں جو مرتبہ لفظ ڈیوک کو حاصل ہے وہی فارسی میں بابو رکھتا ہے پس بعض لوگوں کا یہہ خیال کہ انگریزی جاننے والا یا بنگالی آدمی ہی بابو کہلاتا ہے محض لغو ہے+

مہاراجہ صاحب گوالیار کی تقریب پر بہت سا روپیہ غربا کو تقسیم کیا گیا۔ جلوس شادی کی بھیڑ بھاڑ میں پانچ چھہ آدمی کچل کر مر گئے۔ علاوہ ازیں ایک اور حادثہ جانگاہ ہوا۔ ایک بھاری تماشہ کے لئے منڈپ بنایا گیا تھا۔ اور قیمتی سامان آرائش سے خوب سجایا گیا تھا۔ جسوقت یہہ مصنوعی مکان تماشائیوں سے پُر تھا اتفاقاً اُسمیں آگ لگ گئی اور تمام عمارت معہ کل سامان بیش قیمت جل کر خاکستر ہو گئی۔ اس شہر کی

میں بارہ آدمی جو سب برہمن تھے مرگئے + عام

اودھ پنچ لکھتا ہو کہ سر سید احمد کی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے قوم کو مطلق کوئی فایدہ نہیں پہنچا بلکہ نفاق ترقی پر ہو۔ مولوی سمیع اللہ صاحب کی زبردست پارٹی نے کنارہ کشی اختیار کرلی ہو۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے بہت کم لوگ شریک ہوے۔ یہہ کانفرنس کچھہ نہیں ہو۔ مگر تکلف و دعوتیں اڑانے اور سپیچ بازی کا منڈوا"۔ خیر میں معترز ریل پڑھنے والوں سے اسطرح ملتجی ہو کہ "ہم آنریبل سر سید اور انکے دیگر ہمخیالوں سے بمنت ملتمس ہیں کہ وہ ہماری گذارش پر چند منٹ کے لئے غور فرمائیں اور تھوڑی دیر بیٹھہ کر ایک عمدہ تخمینہ ان تمام اخراجات کا کریں جو آجتک اس کانفرنس کے اجلاسوں وغیرہ کے متعلق ہو چکے ہیں۔ اور ڈیلیگیٹوں کی فیسوں۔ انکی آمد و رفت اور سفر خرچ اخراجات اور چھپائی وغیرہ کے خرچوں کو بھی جمع کرکے کل رقم کا نوٹس کریں۔ اور بعدازاں کانفرنس کا کوئی فایدہ اگر انکے خیال میں ہو تو اُسکو بالمقابل پیش کرکے پھر فیصلہ کریں۔ کہ آیا جو کچھہ آجتک ہوا ہو وہ جائز ہی یا نہیں" +

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ انکو یہہ بات معلوم تھی کہ بچھو اگر کسیکو ڈنک مارجائے تو مٹی کا تیل لگانے سے آرام ہوجاتا ہو مگر کوئی ذاتی تجربہ کرنیکا اتفاق نہیں ہوا تھا حال میں انہوں نے ایک مزدور کو جسے بچھو نے کاٹا تھا اس کا عمل کیا دو گھنٹہ میں اچھا ہوگیا۔ اگر کہیں ایسا موقع آوے تو اور صاحب بھی جو چاہیں اسکو عمل میں لاسکتے ہیں۔ جہاں ڈنک مارا ہو وہاں مالش ہونا چاہئے +

۱۸۹۱ء میں امریکن پرسبٹیرین مشن پنجاب میں چند تبدیلیاں ظہور میں آئیں۔ پادری ایچ فشر صاحب راولپنڈی سے فیروزپور کو تبدیل ہوے کہ دیہات کے چھوٹی ذات کے لوگوں میں بشارت کا کام کریں۔ پادری آر تھر۔ ایچ یوینگ صاحب کی تقرری لودیانہ میں ہوئی۔ اور پادری اے جی نارمن صاحب چھہ مہینے کی چھٹی پر انگلستان کو جاتے ہیں۔ پادری سی بی نیوٹن صاحب ڈی ڈی مارچ مہینے میں بوجہ علالت طبیعت ولایت کو جائینگے۔ اور پادری ٹی ٹرلیسی صاحب ۷۔ فروری کو ولایت امریکہ سے واپس روانہ ہندوستان ہونگے اور سال رواں کے آخر تک الہ آباد میں کام کرینگے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

گریٹ برٹن کی مردم شماری کیواسطے ۵۔ اپریل ۹۱ء مقرر ہوئی ہو۔ کہتے ہیں کہ اس کام کیواسطے جو نقشے تیار ہورہے ہیں۔ اگر برابر جوڑے جائیں تو کل ملکر ۱۰۰۰ میل لمبا ہوگا +

لنڈن میں اسسال سرما میں برابر ۴ روز تک لوگوں کو سورج کی شکل نظر نہ آئی۔ ابر و غبار سے ذرات کا یکساں عالم رہا +

سنتے ہیں کہ شہنشاہ جرمن انکے موسم بہار میں پھر انگلستان کی سیر کو تشریف لیجائینگے۔ باوجودیکہ وزرائے جرمنی شہنشاہ کی فضول خرچی کے شاکی ہیں +

وزیراعظم انگلستان نے مصری عربی پاشا کو سیلون سے بدلنے کا انکار کیا۔ انھوں نے کہا کہ عربی پاشا کے لئے وہاں کی آب و ہوا ناموافق نہیں شکایت غلط ہو +

سپین کے جزایر کیرولن میں ٹیکس کی سختی سے بغاوت برپا ہوگئی۔ جسکے فرو کرنے میں سپین کی فوج نے باغیوں کے تین سو آدمی قتل کر ڈالے +

قیصرہ ہند ایک قسم کی ایڈیٹر ہیں وہ وکورٹ سرکولر کو جو اخبارات میں بھیجے جاتے ہیں خود ترتیب دیتی اور بڑی احتیاط سے صحیح کرتی ہیں۔ اگر ایک شوشہ کی غلطی رہجائے تو فوراً نوٹس لیتی ہیں +

حضور قیصرہ ہند کی ذاتی تنخواہ ۲۰ لاکھہ ۵۰ ہزار پونڈ سالانہ ہو۔ ایک پونڈ قریب ۱۳ روپیہ کے ہوتا ہو۔ اور آپ کا تاج شاہی بارہ لاکھہ روپیہ کی قیمت کا ہو +

ہمبرگ میں تیس ہزار یہودی پہنچنے والے ہیں جہاز سے یہہ برازیل کو بھیجے جائینگے۔ اگر برازیل میں انکے سینگ نہ سمائے تو لنڈن کو جائینگے +

روس کے پولیس ایجنٹ ملک روم کے علاقہ سے ایک شخص کو جبراً اس علت میں پکڑلیگئے کہ یہہ نہلسٹوں سے سازش رکھتا ہو۔ دیکھئے گورنمنٹ روم اس حرکت کو کیا خیال کرتی ہو +

بعض اخبارات میں یہہ خبر غلط مشتہر ہوئی تھی کہ امیر عبدالرحمن خان والی کابل کا انتقال ہوگیا۔ امیر کی رعایا امیر کے مرنے سے افسوس نہ کرتی مگر اُسکی اُمید پوری نہ ہوئی +

گورنمنٹ نے منظور کیا ہو کہ نقشہ جات مردم شماری میں جن لوگوں کو وہابی کرکے پکارا جاتا تھا انکو اہل حدیث کے نام سے درج کیا جاوے +

دہلی پنچ ناقل ہو کہ گورنمنٹ ہند نے ولیعہد روس کی مدارات میں آج تک بیس ہزار روپیہ خرچ کیا ہو۔ حالانکہ نظام حیدرآباد کا دو لاکھہ روپیہ خرچ ہوا +

سیام کے ولیعہد سلطنت ساڑھے بارہ برس کی عمر میں ایسی قابلیت حاصل کرچکے ہیں کہ انکے مضامین اخبارات میں نہایت دلچسپی سے دیکھے جاتے ہیں +

احمدآباد کے سرجن جنرل ڈیلی صاحب ۱۲ ہزار روپیہ گورنمنٹ کے نام وصیت کرگئے ہیں کہ وہ جسطرح مناسب سمجھے اس رقم کو باشندگان احمدآباد کی بہبودی میں صرف کرے +

بمبئی میں جس مکان کے گرنے سے ۳۰ آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ اُس کا معمار اور مالک ہائیکورٹ کے اجلاس سے قتل انسان مستلزم سزا کے مجرم قرار پائے اور مقدمہ ملتوی ہوا +

شاہ فارس نے اپنے کانسل کی معرفت بمبئی وغیرہ کے پارسیوں کی نسبت اپنی خوشنودی مزاج اور ہمدردی کا اظہار کیا ہو۔ جو یقیناً قوم پارسی کی خوشی کا باعث ہو +

کافرستان جسکی سرحد افغانستان سے ملی ہوئی ہو انکا قومی ہتھیار تیر کمان ہو۔ یہہ لوگ اگر کسی مسلمان کو ہلاک کردیں تو بڑا جشن کرتے ہیں +

سنگھ سبھا نے لکھا ہو کہ امیر کابل منشی نول کشور کو ایک ملک کا نام سمجھتے تھے۔ اب انکو معلوم ہوا کہ یہہ نام آدمی کا ہو۔ کیا خوب سمجھے ہو ! +

دہلی میں ایک محمدن کالج قایم کرنیکی تجویز کی گئی ہو اس کالج کے واسطے تمام اسلامی ریاستوں سے چندے کی درخواست کی گئی۔ محمد فضل الٰہی میونسپل کمشنر دہلی چندہی نے اسکے لئے ۵ ہزار روپیہ دیا +

پیسہ اخبار لکھتا ہو کہ یہہ خبر ضرور کچھ وجود رکھتی ہو کہ آیندہ عجب نہیں انکم ٹیکس پانسو کی آمدنی والوں سے بشمار ہزار کی آمدنی والوں سے شروع کیا جائے +

رنگلام سے جاپان اجین تک جو شاخ ریلوے بنانے کی تجویز درپیش ہو وہ شاخ جھالا پاٹن اور کوٹہ تک بھی سنتے ہیں کہ بڑھائی جائیگی +

مہارانا اودیپور کو جو سور کا شکار کھیلنے میں ضرب لگنے سے ران اکھڑ گئی اور سر میں چوٹ لگی تھی ڈاکٹری علاج سے آرام ہو۔ اور عنقریب چلنے پھرنے کے لایق ہو جاینگے +

بوندی۔ راجپوتانہ کے مہاراؤ صاحب کی دوسری شادی مہاراجہ صاحب والی جودھپور کی ہمشیرہ سے معمولی دھوم دھام سے ہوئی +

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے پولیس انسپکٹر منشی تفضل حسین نے ان چوروں کے گرفتار کرنے اور سزا دلانے میں کامیابی حاصل کی جو ایک مدت سے اجمیر و نیمچ کے مابین چلتی ہوئی ریل پر چوریاں کرتے تھے +

بمبئی میں ایک لڑکا پیارے لال نامی آوارہ گردی کے جرم میں پکڑا گیا ہو جو دراصل ولایت زا ہو۔ اور اس کی پرورش ایک راجپوت نے کی ہو۔ لہٰذا وہ انگریزی نہیں بول سکتا ہو +

پونا میں غالباً وسط ماہ مئی میں ایک کانفرنس علم موسیقی کی فراہم ہوگی۔ رؤسا و شہزادگان وغیرہ امداد اور سرپرستی کے لئے مدعو کئے گئے ہیں +

رتلام میں ایک ۹ سالہ لڑکا زیور کے لالچ سے بکمال بیرحمی قتل کیا گیا۔ معلوم نہیں ہندوستان کے لوگوں نے بچوں کو زیور پہنانے میں کیا خوبی دیکھی ہو +

ڈھاکہ میں ایک طالب علم وہاں کے ایک یورپین جنٹلمین کے کمرہ سے گیند ڈنڈا اور مختلف اشیا چرانے کی علت میں ماخوذ ہوا۔ عدالت سے چھہ ضرب بید کی سزا ملی +

سنا گیا کہ حضور والسرائے کلکتہ سے جاتے ہوئے شروع ماہ اپریل میں الہ آباد کا مدرسہ آبرسانی افتتاح فرمائینگے۔ اور یہہ بھی خبر ہو کہ دہلی میں بھی چندے قیام فرمائینگے +

کلکتہ کا اخبار لکھتا ہو کہ اگلے سال ۲ لاکھ ۔۰ ہزار سپاہی روس کی فوج میں نئے بھرتی کئے جائینگے۔ کاسکوں کی چار پلٹنیں نئی بنائی جائینگی +

ضلع بھاگلپور کے موضع لشن پور کے جنگل میں ایک ایسا درخت پایا گیا ہو جسکے تنہ کے ایک سوراخ میں سے آگ کا دھواں نکلتا ہو۔ معلوم نہیں کہ یہہ خبر کہاں تک صحیح ہو +

دہلی میں ایک منصف صاحب ایک کیمیاگر فقیر کے دھوکھے میں آکر ایک ہزار روپیہ کا زیور کھو بیٹھے جو سونے کا بن جانیکی امید پر اسکو دیا تھا۔ فقیر زیور لیکر رفو چکر ہوا۔ مگر سنا گیا کہ گرفتار ہو گیا ہو +

علیگڈھہ کے ہندو مسلمانوں میں ان شرایط پر باہم تصفیہ ہو گیا کہ مسلمان شہر کے باہر گاؤکشی کریں اور ہندو مسجدوں کے پاس سنکھہ نہ بجائیں +

میرٹھہ میں بقول مخبر صادق کئی جگہہ ڈاکے پڑے زید نگر کے ڈاکہ میں تین خون ہوئے۔ اور دس ہزار روپیہ کا مال غارت ہوا +

بریلی سنا گیا کہ دوسری فروری کو دو شخص انفلوئنزا اور چار آدمی ہیضہ سے مرگئے۔ شفاخانہ بریلی کے ڈاکٹران ایسی بیماریوں کے ایسے موسم میں پیدا ہونیکی اصلی وجہہ دریافت کررہے ہیں +

بھاگلپور میں گائے کی قربانی کے متعلق ہندو مسلمانوں میں آتش نفاق بطرح شعلہ زن ہو رہی ہو حکام درپئے انطفا ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہو +

دہلی میں ایک مدرسہ امامیہ مذہبی تعلیم کے لئے جاری ہوا ہو۔ اسمیں قرآن حفظ کرایا جاتا ہو۔ سنی لوگوں کا خیال ہو کہ شیعہ مذہب والا حافظ قرآن نہیں ہو سکتا +

ماہ دسمبر میں ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۶۲ ہزار ۳ سو ۹۲ روپیہ کا سیم و زر داخل ہندوستان ہوا۔ ۱۳ لاکھ ۲۹ ہزار ۹ سو ۲۰ تولہ سونا اور ایک کروڑ ۴۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۸ سو ۸۲ تولہ چاندی +

لکھنؤ سکول کے ہیڈ ماسٹر بہادر کشن نے تین سو روپیہ ماہوار کی آمدنی میں جو کچہ سال میں ۱۰ ہزار روپیہ جمع کیا تھا یونیورسٹی الہ آباد کو دیا کہ کیمسٹری کے اعلیٰ طالبعلم کو سکالرشپ دیا جاوے +

مدراس ۷۔ فروری آج صبح ولیعہد نارپورے اعزاز کے ساتھ بخیر و عافیت سپیشل ٹرین میں یہاں رونق افروز ہوئے۔ دیسی آبادی نے نہایت دلچسپی ظاہر کی +

مدراس میں گانجہ پینے کی بڑی کثرت ہو۔ پاگل خانہ کی سرکاری رپورٹ سے واضح ہوا ہو کہ جس قدر گانجہ پاگلخانہ

رونق کا خاص باعث ہو+

سکندرآباد کے جیل میں جب ایک شخص کو پھانسی دیگئی جو قتل عمد کے جرم میں ماخوذ تھا تو پھانسی پر چڑھتے وقت اُسنے اپنے والدین سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہائے یہہ حرکت مجھسے نشہ کی حالت میں ہوئی+

مولوی محمد حسین صاحب لاہوری جو کسی تقریب سے سیالکوٹ گئے تھے روز جمعہ میر حسام الدین کی مسجد میں جب بعد نماز وعظ کرنے پر آمادہ ہوئے تو انہیں اس خیال سے روکا گیا کہ وہ موحد ہیں+

نامہ نگار اخبار قیصری رقمطراز ہو کہ موضع لگیری علاقہ نواشہر ضلع جالندھر میں ایک راجپوت بنام خیر دخان ایک شکاری کے ہاتھ سے شکار اجل ہوا+

ملتان میں پچھلے دنوں پھانسی کا بازار گرم تھا۔ ایک آدمی ۱۳ جنوری کو پھانسی دیا گیا ایک ۳۰ کو اور ایک عورت ۴ فروری کو پھانسی پر چڑھائی گئی+

مخبر صادق لکھتا ہو کہ لاہور میں ایک کنسٹیبل سخت جاڑے کے روکنے کیلئے کمرہ میں کوئلہ جلا کر دروازہ بند کرکے سوگیا صبح کو مردہ پایا گیا۔ صدہا واردات اس قسم کی ہوچکی ہیں مگر تعجب ہو کہ ہندوستانی سبق نہیں سیکھتے+

سنگھ سبھائے مخبر ہو کہ امرتسر میں ایک آٹھ سالہ لڑکا بازار میں چلتا ہوا شدت سردی سے مرگیا۔ واقعی امسال نہ صرف پنجاب و ہندوستان میں غیر معمولی سردی پڑی بلکہ تمام دُنیا میں+

مخبر صادق مخبر ہو کہ فوج ریاست کپور تھلہ کو ۶ ماہ تک لشکرگاہ انبالہ میں تعلیم دیجائیگی تاکہ فن سپاہگری میں کامل مہارت پیدا کرے+

بقول سنگھ سبھائے چیف کورٹ لاہور کے دفتر کے کمرہ میں سے گھنٹہ چوری گیا۔ معلوم ہوتا ہی یہہ چور بڑا دلیر آدمی تھا کہ ایسی جگہہ سے گھنٹہ اوڑا لے گیا+

سیالکوٹ کے قلعہ کی دیوار جسکو بیلدار کھود رہے تھے گرگئی۔ چھہ بیلدار دب گئے۔ مسٹر گرینوڈ صاحب کی بروقت کوشش سے پانچ آدمی زندہ نکلے لیکن ایک مرگیا+

کرنل ہالرائیڈ صاحب سابق ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب۔ پٹیالہ میں مہاراجہ صاحب سے یہہ مشورہ کرنے کے لئے جانے والے ہیں کہ خالصہ کالج امرتسر میں قایم ہونا چاہئیے یا لاہور میں+

جہلم میں ایک شخص زمیندار مسمی فتا کو جو بجرم قتل ایک سنار کے ماخوذ تھا پھانسی دیگئی+

مدراس کے عیسائی مشنری دہ ہنگے سابق گورنر لارڈ کانیمرا کے اعزاز کے لئے پبلک کیطرف سے کسی طرح کی یادگار قایم کرنیکو پسند نہیں کرتے ہیں اور اُنکی تصویر سرکاری ہال میں رکھنے کی تجویز پر افسوس ظاہر کرتے ہیں+

بنگال میں بقول کوکب ہند ہر کہیں پکار ہو رہی ہو کہ ہندو مذہب کیواسطے خطرہ ہو۔ خاص وجہہ یہہ ہو کہ شادی کی میعاد ۱۰ برس سے ۱۲ برس کی مقرر ہوتی ہو+

کانپور گزٹ ناقل ہو کہ قلعہ عبداللہ میں ریلوے کی مال گاڑی جل گئی جسمیں ایک منشی اور قلی موجود تھے اور وہ بھی جلکر کباب ہوگئے+

کلکتہ میں ایک عورت پر دس روپیہ جرمانہ اس جرم میں ہوا کہ اُسنے مردم شماری کرنیوالوں کو اپنے مکان کے دروازہ پر ٹکٹ لگانے سے روکا اور بُرا بھلا کہا تھا+

اندازہ کیا گیا ہو کہ کلکتہ میں ۲۵ ہزار یورپین اور یوریشین رہتے ہیں جنمیں فی ہزار ۹۰ کو خیرات کے فنڈوں سے مدد ملتی ہو+

دوشنبہ گذشتہ کو رنگوں میں سخت آگ لگی جس سے ۱۳۲ مکانات جل گئے اور قریب ۱۲ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ یہہ آگ ایک عورت کی ہوتی تھی جسنے کسی سیانے کے بہکانے میں آکر اپنے بستر میں چراغ جلاکے رکھ دیا آگ لگی+

بپتسمہ کی خبریں

پیلی بھیت ڈسٹرکٹ کے پریزیڈنگ الڈر پادری ابراہیم سلیمان نے ریاست رامپور میں فی الحال دوسو چالیس آدمیوں کو بپتسمہ دیا ہو+

الور راجپوتانہ میں ایک محمدی ساکن تجارہ نے پادری فرانسیس اشکرافٹ صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔ اس شخص نے سُنا تھا کہ مسیح بیماروں کو شفا بخشتا ہو۔ حالت بیماری میں خداوند مسیح سے دُعا کی صحت ہونے پر الور میں آیا اور ایمان لاکے بپتسمہ لیکے داخل کلیسیا ہوا+

قصبہ شاہی ضلع بریلی اور اُسکے گرد نواح میں پادری ہمن ہال صاحب نے ۴۳ آدمیوں کو بپتسمہ دیا+

بمقام اُناؤن ۱۰ نومبر و ۱۲ دسمبر کو بدست پادری میگریگر صاحب چار آدمیوں نے بپتسمہ پایا+

بمقام چندوسی ایک ہفتہ میں پادری کلوداس صاحب نے آٹھ آدمیوں کو بپتسمہ دیا+

ہردوئی ۲۷ جنوری ایک خاندان کو جسمیں تین اشخاص تھے پادری پٹر صاحب نے بپتسمہ دیا+

دریاباد میں بتاریخ ۷ جنوری ایک مسلمان نے اور ۱۲ کو دو عورتوں اور ایک لڑکے نے اور ۲۸ کو ایک برہمن اور ایک ریداسی نے بپتسمہ پایا+

دریاباد ۲۰ جنوری کو چار آدمیوں نے بدست پادری ایس پاول صاحب بپتسمہ پایا+

موضع بسولی متھرا۔ اتاوہ میں ۲۶ و ۲۷ جنوری بیس آدمیوں کو پادری اُمید سنگھ صاحب نے بپتسمہ دیا+

راجپورہ علاقہ ڈیرہ دون ۷ جنوری چھہ ہندوؤں اور ۱۰ فروری کو تین پہاڑی ہندوؤں کو پادری ملوٹ صاحب نے بپتسمہ دیا+

اشتہار

ہم کو ایک دیسی مسیحی کتب فروش کی ضرورت ہے جو اپنے کام کیوقت اس ملک کے غریبوں کو مقدس انجیل کی منادی بھی کر سکے مشاہرہ ۵ روپیہ اور نصف زر قیمت بکری کتاب میں سے ملا کریگا۔ درخواست کنندہ اسناد نیک چلنی و لیاقت خود بذریعہ ڈاک میری طرف روانہ کرے جسکی درخواست منظور ہوگی اسکو اطلاع دیجائیگی اور جسکو کوئی جواب نہیں ملیگا اُسکو سمجھ لینا چاہیے کہ اُسکی درخواست منظور نہ ہوئی۔ اور درخواست کنندہ جو ابھی اصل اسناد میری طرف بھیجیگا بشرطیکہ نامنظور رہے اسکی درخواست کے اسناد مذکورہ بالا بصیغہ رجسٹری اسکی سمت واپس ارسال کرونگا۔ اور جسکی درخواست منظور ہوئی اسکو ڈیرہ غازیخان تک آنیکا سفر خرچ دیا جائیگا +

المشتہر

حامد اسحاق خادم الدین بلوچ مشن ڈیرہ غازیخان پنجاب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

اعلیٰ درجہ کے دیسی عیسائیوں کے لڑکوں کیلیے

ایک بورڈنگ سکول

پرنسپل پادری اے۔ کارفیلڈ صاحب ایم۔ اے (کیمبرج)

ہیڈ ماسٹر . . . . . بابو آئی۔ سی۔ سنگھ صاحب

سکنڈ ماسٹر	بابو ڈی۔ این۔ بوس صاحب بی۔ اے
مدرس زبانہاے مشرقی	مولوی قطب الدین صاحب بی۔ او۔ ایل
اور چار اور مددگار مدرس	
ہاؤس ماسٹر	منشی نہال چند صاحب
کل زر فیس	پانچ روپیہ ماہوار

سنہ ۱۸۹۱ء اور ۹۲ء میں سال تعلیمی یکم مارچ سے شروع ہوگا

جو اصحاب اپنے لڑکوں کو بھیجا چاہیں انکی خدمت میں التماس کیجاتی ہو کہ تاریخ مذکورۃ الصدر سے پہلے پہلے فیصلہ کر کے عین تاریخ پر لڑکوں کو بھیجیں +

درخواستوں کے نمونے جناب پرنسپل صاحب سے دستیاب ہو سکتے ہیں +

جو طلبا اسسال ہذا کے امتحان مڈل میں کامیاب ہو کر سکول میں داخل ہوں یا انہوں نے اسسال سکول سے امتحان مڈل پاس کیا ہو ان سب کو بطور رنج کے ایک امتحان لیا جاکر جو طالب علم بلحاظ مقابلہ اول نمبر ہوگا اسکو وظیفہ تعدادی عہ پانچ روپیہ ماہوار کا عطا ہوگا +

ضرورت

مدرسہ ہذا کے لیے ایک عیسائی اُستاد کی ضرورت ہو تنخواہ حسب لیاقت عہ سے للعہ روپیہ تک دیجائیگی درخواست معہ نقول اسناد صاحب پرنسپل کی خدمت میں آنی چاہئیں +

دستخط

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت

چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن کیواسطے دو تجربہ کار کیٹیکسٹوں کی ضرورت ہو جنمیں سے ایک ڈلہوزی میں کام کریگا اور دوسرا ریاست چمبہ میں۔ درخواستیں معہ اسناد لیاقت او نیک چلنی راقم کے پاس جلدی پہنچنی چاہئیں +

المشتہر پادری ولیم واکر صاحب چمبہ

رباعی

طفلی دیکھی شباب دیکھا ہم نے + ہستی کو حباب آب دیکھا ہم نے
جب آنکھ ہوئی بند تو عقدہ یہ کھلا + جو کچھ دیکھا وہ خواب دیکھا ہم نے

کارسپانڈنس

لودیانہ مشن کے پچھلے کانفرنس میں جو تجویزیں ہوئی تھی کہ آیندہ کو چھوٹی ذات کے لوگوں میں انجیلی بشارت پہنچانیکے کام پر زیادہ زور دینا اور متوجہ ہونا لازم ہو۔ اسپر بعض خود پسند اشخاص خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں نے جب دیکھا ہو کہ بڑی ذات کے لوگ باسانی عیسائی مذہب کو قبول نہیں کرتے تو اب نیچ ذات کے چوہڑے چماروں کو عیسائی بنانے پر متوجہ ہوئے ہیں۔ لیکن یہ انکی محض خام خیالی ہو مشنریوں نے ہندوستان میں شروع سے بلا تفریق ذات کے باشندگان ملک کو مسیح پر ایمان لانیکی دعوت کی کیونکہ تمام بنی آدم نجات اور گناہوں کی معافی کے حاجتمند ہیں اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ ہندوستان کی ہر ایک عیسائی جماعت میں بڑی اور چھوٹی ذات کے لوگ پائے جاتے اور وے سب ایک مسیحی قوم ہیں۔ مسیحی لوگ ذات کو نہیں مانتے اور اُنپر فرض نہیں کہ وے ہندو مسلمانوں کے اس امر میں ہم خیال ہوں۔ انجیلی انتظام ابتدا سے یہی ہو کہ اُسنے غریبوں اور گرے ہوؤں کو اُٹھانے اور اونچ کو اعلیٰ بنانے میں اپنی قدرت و کرامت ظاہر کی ہو۔ مسیح خداوند نے اور اُسکے رسولوں نے یہی طریقہ برتا کہ غریبوں کی طرف بہ نسبت امیروں کے زیادہ متوجہ ہوئے۔ خدا کے کلام میں یوں لکھا ہو کہ اے بھائیو اپنی بلاہٹ پر نگاہ کرو کہ جسم کی نسبت بہت سے حکیم اور بہت سے مقدور والے اور بہت سے شریف تم میں نہیں ہیں بلکہ دُنیا کے بیوقوفوں کو خدا نے چن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تاکہ زور آوروں کو شرمندہ کرے اور دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو اور انکو جو شمار میں نہیں خدا نے چن لیا تاکہ اُنہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کرے تاکہ کوئی جسم اُسکے آگے فخر نہ کر سکے۔ ۱ قرنتیوں ۱ باب ۲۶ سے ۲۹

واسطے پادری آئی۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر آئم وائلی صاحب مینیجر کے اہتمام سے چھپا